علائم قبل از ظہور:۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام قائمؑ رُعب و دبدبے سے مدد یافتہ ہوں گے، اُن کو اللہ کی طرف سے نصرف حاصل ہو گی، اُن کیلئے زمین سمٹ جائے گی اور زمین کے پوشیدہ خزانے اُن پر ظاہر ہو جائیں گے ، اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے اپنے دین کو ظاہر و غالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔ پھر زمین پر جتنے غیر آباد اور کھنڈرات ہیں وہ سب آباد ہوں گے ، اور حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ روح اللہ آسمان سے نازل ہوں گے ، اور وہ امام قائمؑ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ آپؑ کے قائمؑ کب ظہور فرمائیں گے ؟ امامؑ نے فرمایا: جب مرد خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں خود کو مردوں کے مشابہ بنائیں گی، اور مرد اپنی خواہش مردوں سے پوری کرنے لگیں گے اور عورتیں اپنی جنسی خواہش عورتوں سے پوری کرنے پر اکتفا کریں گی، عورتیں زین کسی ہوئی سواریوں پر سوار ہوں گی، جھوٹی گواہیاں قبول کی جائیں گی اور صاحبانِ عدل کی گواہیاں مسترد کر دی جائیں گی۔ انسانوں کے خون کو معمولی سمجھا جائیگا۔ زنا کا ارتکاب (کثرت سے) ہو گا۔ لوگ سود خور ہوں گے۔ اشرار کی زبانوں سے لوگ ڈریں گے۔ سفیانی شام سے اور یمانی یمن سے خروج کرے گا اور (زمین) بیابان میں شق ہو گی اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک نوجوان جس کا نام محمد بن حسن نفس زکیہؑ ہے رکن و مقام کے درمیان قتل کر دیا جائے گا اور آسمان سے ندا آئے گی کہ حق اس میں (قائم میں) ہے اور اس کے شیعوں میں ہے تو اس وقت ہمارا قائمؑ خروج کرے گا۔

پھر امامؑ نے فرمایا: جب وہ ظہور کرے گا تو کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیک کر کھڑا ہو گا اس کے قریب اس وقت تین سو تیرہ آدمی جمع ہوں گے اور سب سے پہلی بات جو ان کے زبان سے نکلے گی وہ یہ آیت ہو گی " اللہ کا بقیہ تم سے بہتر (تمہارے لیے فائدہ مند ہے) اگر ایمان لانے والے ہو" پھر وہ کہیں گے کہ اللہ کی زمین پر میں بقیۃ اللہ ہوں۔ پھر جب دس ہزار آدمی اُن کی

بیعت کر لیں گے تو آپؑ وہاں سے روانہ ہوں گے اور روئے زمین پر سوائے اللہ کے ہر وہ چیز جس کی لوگ عبادت کرتے ہیں یعنی بت، وغیرہ ان سب کو آگ لگا کر جلا ڈالیں گے اور یہ طویل غیبت کے بعد ہو گا تا کہ اللہ جان لے (یہ ظاہر ہو جائے) کہ ہمارے غیب کی کون اطاعت کرتا ہے اور کون اس پر ایمان رکھتا ہے۔

آلِ محمدؐ اور آلِ ابی سفیان کے درمیان جنگ کی بنیاد:-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمؑ اور آلِ ابی سفیان دو گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں ہم دونوں کے درمیان اللہ کے معاملے میں جنگ ہے۔ ہمؑ کہتے ہیں کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے اور وہ کہتے ہیں اللہ نے جھوٹ بولا ہے اور اسی بات پر ابو سفیان نے رسولؐ اللہ سے جنگ کی، معاویہ ابنِ ابی سفیان نے امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالبؑ سے جنگ کی، یزید بن معاویہ نے حسینؑ بن علیؑ سے جنگ کی اور سفیانی امام قائمؑ سے جنگ کریگا۔

سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ کی تفسیر میں امام محمد باقرؑ کا قول:-

روای کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن مجید کی اس آیت "سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ" (سورۃ معارج) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپؑ نے فرمایا: ایک آگ مغرب

سے چلے گی اور ایک بادشاہ اُس کو اُس کے پیچھے سے بڑھاتا ہوا لائے گا، یہاں تک کہ خانہ سعد بن ہمام کے پاس اُن لوگوں کی مسجد کے قریب جا پہنچے گا اور بنی امیہ کا کوئی گھر بغیر جلائے نہ چھوڑیگا اور آلِ محمدؐ پر جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن سب کو جلا کر خاک کر دیگا اور وہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔

جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں تم لوگ بھی خاموشی اختیار کرو:-

میں (راوی) نے ایک مرتبہ امام علی رضا علی علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزندِ رسولؐ عبد اللہ بن بکیر ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس کی تاویل کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپؑ کے سامنے بیان کروں؟ امامؑ نے فرمایا: وہ کونسی حدیث ہے؟

میں نے عرض کیا: کہ ابنِ بکیر کہتا ہے کہ مجھ سے عبیدہ بن زرارہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اُس زمانے میں حاضر تھا جب محمد بن عبد اللہ بن حسن نے خروج کیا تھا۔ اتنے میں ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: مولاؑ میں آپؑ پر قربان، محمد بن عبد اللہ نے خروج کیا ہے اور لوگوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا ہے

۔ آپؑ کیا فرماتے ہیں، کیا خروج میں اُن کا ساتھ دیا جائے؟ امامؑ نے فرمایا: **تم لوگ اس وقت تک خاموش رہو جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں۔**

عبد اللہ بن بکیر اس کے متعلق کہتا ہے کہ جب یہ معاملہ ہے کہ جب تک آسمان و زمین ساکت و خاموش ہیں اُس وقت تک خروج ممکن نہیں تو پھر نہ کوئی امام قائمؑ ہو گا اور نہ کوئی خروج کریگا۔

امام علیؑ رضا علیہ السلام نے فرمایا: کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے درست فرمایا ہے، ابن بکیر نے جو اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس وقت تک خاموش رہو جب تک آسمان و زمین خاموش ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک آسمان سے کوئی ندا نہ آئے اور جب تک زمین شق نہ ہو۔

حرصِ دُنیا اور ریاکاری عام ہو گی:-

پیغمبر اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میر امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ ہو گا اور ظاہر اُن کا حسین و خوبصورت ہو گا، دنیا حاصل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے جو (ثواب و اجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش بھی نہ کریں گے، اُن کے ہر کام

میں بے دھڑک ریاکاری ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر بالعمول عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعاء غریق پڑھتے رہیں گے مگر اُن کی دعاء قبول نہ ہوگی۔

علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے:-

پیغمبر اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جس میں قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، کہنے کو مسلمان ہوں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے، اُن کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُس زمانے کے (عالمانِ دین) فقہاء زیرِ آسمان بدترین فقیہ ہوں گے، فتنے اُن ہی کی طرف سے شروع ہوں گے اور پھر اُن ہی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔

(بِحَارُ الأنوار، جلد12 (اردو)، جلد52-53 (عربی))

FOR MORE POST VISIT OUR BLOGS CLICK HERE